باب سوم

سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی دور)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم بطور معاشرتی مصلح

(1) غزوۂ تبوک

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- غزوہ تبوک کے اسباب، وجوہات اور پس منظر سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوہ تبوک کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- اس غزوہ کی مشکلات اور منافقین کے کردار کو جان سکیں۔
- اس غزوہ میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانیوں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔
- غزوہ تبوک کے موقع پر مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی انتظامی صلاحیتوں سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی قربانیوں سے آگاہ ہو کر اعلائے کلمۃ اللہ (غلبہ اسلام) کے لیے قربانی کا جذبہ پیدا کر سکیں۔
- منافقین کے کردار سے آگاہ ہو کر منافقت کی تمام صورتوں سے اجتناب کرنے والے بن سکیں۔
- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہر حال میں سچائی پر کاربند رہنے والے بن سکیں۔

غزوۂ تبوک 9 ہجری میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دِمَشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔ معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسّانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو قیصر روم ہرقل نے اس لڑائی کے لیے ابھارا۔ شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔ ان تمام ناسازگار حالات کے باوجود جب نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے غزوہ تبوک کا اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بڑے جوش وخروش سے تیاری شروع کر دی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا

Web Version of PCTB Textbook

جانور موجود ہو۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال واسباب اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے اپنا مال و دولت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے دریافت فرمایا:

ترجمہ: ''تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں''۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار ہزار درہم، سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 500 کلوگرام) کھجوریں پیش کیں اور حضرت ابوعقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات بھر مزدوری کر کے نصف ساع کھجوریں کما کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ ساتھ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے۔ سیدہ اُمِّ سنان اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: ''میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے، دیگر زیورات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور شور سے جاری تھی۔ زادِ سفر اور سواریوں کا بندوبست کیا جا رہا تھا لیکن منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔ منافقین کے لیڈر جد بن قیس اور عبد اللہ بن ابی جہاد کے لیے نکلنے پر قطعاً راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبد اللہ بن اُبی ثنیۃ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

Web Version of PCTB Textbook

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران مسلمانوں کو تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔ سواریاں کم تھیں، زادِ راہ بہت تھوڑا تھا اور پانی کی شدید قلت تھی۔ ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم باری باری سواری کرتے تھے۔ مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہو جاتی تھیں۔ مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلومیٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العُسرۃ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی جرأت مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ تبوک کے مقام پر بیس دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا والہانہ استقبال کیا۔

غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے معافی طلب کی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مبارک دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمھاری توبہ قبول فرمالی اور تمھیں معاف فرما دیا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: تمھیں آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:

(الف) چشمے کا (ب) سرائے کا (ج) باغ کا (د) دریا کا

Web Version of PCTB Textbook

(ii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا/کیں:

(الف) گھر کا سارا سامان　(ب) نصف صاع کھجوریں

(ج) 13 ٹن یعنی 500 کلوگرام کھجوریں　(د) ایک ہزار اونٹ اور اشرفیاں

(iii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذمہ داری سونپی گئی:

(الف) غزوہ کی تیاری کے لیے مال جمع کرنے کی　(ب) اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی

(ج) اہل بیت کی حفاظت کی　(د) لشکر کی تیاری کی

(iv) غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:

(الف) سواریوں کی کثرت تھی　(ب) جنگی ساز و سامان بہت زیادہ تھا

(ج) سپاہیوں کی کمی تھی　(د) زادِ راہ کی شدید قلت تھی

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی:

(الف) سچ بولنے کی وجہ سے　(ب) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے

(ج) سخاوت کی وجہ سے　(د) کفایت شعاری کی وجہ سے

☆ **مختصر جواب دیں۔**

(i) اہلِ مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟

(iii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا؟

(iv) غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟

☆ **تفصیلی جواب دیں۔**

(i) غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- کتبِ سیرت سے غزوہ تبوک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرا جماعت میں منافقت کی مختلف صورتوں سے بچنے پر مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- کمرا جماعت میں غزوہ تبوک سے متعلق کوئز مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی دور)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بطور معاشرتی مصلح

(2) حَجَّۃُ الوداع

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- حجۃ الوداع کے واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔
- خطبہ حجۃ الوداع کی اہمیت اور تعلیمات سے آگاہ ہوسکیں۔
- حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے خطبے کو جان کر اہل بیت خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت و منقبت سے واقف ہوسکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حج مبارک کے واقعات سے آگاہ ہو کر حج کا شوق اور ترغیب حاصل کرسکیں۔
- خطبہ حجۃ الوداع کی تعلیمات سے آگاہ ہو کر ان کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- اہل بیت کے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہو کر ان سے محبت، احترام و توقیر اور پیروی کرنے والے بن سکیں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ اکناف عالم میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمّہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اعلانِ حج پر ہر طرف سے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔ ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس ''مبارک وادی'' میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غسل کیا، سر اور بدن میں خوش بُو لگائی۔ پھر تہبند باندھا، چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مصلے ہی پر حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حجِ قِران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اُٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

ایک ہفتہ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو ''ذی طویٰ'' میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا۔ پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی، پھر بالائی مکہ میں ''حَجُون'' کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا، البتہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ 8 ذوالحجہ ترویہ کے

Web Version of PCTB Textbook

دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں اور چار رکعت والی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھیں۔

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ منیٰ سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے وہاں ''وادیِ نمرہ'' میں آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اسی میں استراحت فرما ہوئے، سورج ڈھلا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر ''وادیِ عُرنہ'' میں تشریف لائے۔ لوگ آپ کے گرد جمع تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی، شہادت کے کلمات کہے، اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حقوق اللہ کے تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو: جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا اور تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں کہ اگر تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنّت ہے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور تم سے (قیامت میں) میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی۔ پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

''اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔''

اسلام کے اصول آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے ان خطبات میں ارشاد فرما دیے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوفِ عرفہ کے دوران ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ المائدۃ:3)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطورِ دین پسند کر لیا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاحِ اَحوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا، ان کے سر پر دستار باندھی، علَم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ قتال میں پہل نہیں کرنی، نماز کا حکم دینا ہے اگر اطاعت

Web Version of PCTB Textbook

کرلیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔ (سنن ابی داؤد:3582)

چناں چہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوتِ دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتیٰ کہ پورا قبیلہ ''ہمدان'' دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ کر حضور خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفرِ حج سے واپسی پر ''غدیرِ خُم'' جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. (مسند احمد:12306)

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے، تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:

(الف) 8ہجری (ب) 9ہجری (ج) 10ہجری (د) 11ہجری

(ii) حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(الف) حج مبرور (ب) حج قران (ج) حج تمتع (د) حج افراد

(iii) ہدی سے مراد ہے:

(الف) قربانی کا جانور (ب) پالتو جانور (ج) حلال جانور (د) طاقت ور جانور

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بیان کی؟

(الف) ذوالحلیفہ (ب) حدیبیہ (ج) غدیرخم (د) منیٰ

(v) خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے گواہی لی:

(الف) حج ادا کرنے پر (ب) قربانی کرنے پر

(ج) رسالت کا حق ادا کرنے پر (د) نماز ادا کرنے پر

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

(ii) غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

(iii) تکمیلِ دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

(v) نبی کریم نے ہدایت اور راہ نمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ چارٹ تیار کریں جس میں حجۃ الوداع کے سفر کے واقعے کو نقشے کی صورت میں واضح کریں۔
- کمرا جماعت میں خطبہ حجۃ الوداع کی تعلیمات پر مذاکرہ کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- اہلِ بیت کے مقام و مرتبہ سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی دور)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بطور معاشرتی مصلح

(3) وصالِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ)

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- وصالِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے واقعے کو جان سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آخری وصیتوں خصوصاً نماز، خواتین اور زیر دست افراد سے حسن سلوک سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے روضہ مبارک پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی فضیلت سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آخری وصیتوں سے آگاہ ہو کر اپنی عملی زندگی میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی محبت سے اپنے قلوب کو منور کر کے کثرت سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے عادی بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دس ہجری کو فریضہ حج ادا فرمایا۔ ماہ صفر کے آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپسی پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیماری کے ایام میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ (صحیح بخاری: 4450)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے چار دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں، چناں چہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر تشریف لائے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہو گا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ

چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 6729)

نبی محتشم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگی ساز وسامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے۔ وہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔ (صحیح بخاری: 4448)

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا مت روئیں، میرے اہلِ بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملوگی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری: 4434)۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تأسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: ''ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں''۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی''۔

جناب رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ بار بار اپنا دستِ مُبارک پانی میں ڈالتے چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ (صحیح بخاری: 4449)

اسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں۔ انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب وجگر ہیں۔ انھوں نے اپنی ذمّہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں، لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہیں، یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیرِ دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سرِ مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Web Version of PCTB Textbook

نے مسواک کو نرم کیا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے۔ "اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی"، ترجمہ: "اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے" یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے سات کنوؤں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتّے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اسامہ بن زید اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غلام حضرت شُقران رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو غسل دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام اور دعا کرتے رہے۔ جب اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حجرے کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اہلِ مدینہ کے لیے رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصال نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے حضرت جبریل علیہ السّلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیماری کا آغاز ہوا:

(الف) صفر المظفر کے آخری ایام میں (ب) محرم الحرام کے آخری ایام میں

(ج) ربیع الاوّل کے آخری ایام میں (د) رمضان المبارک کے آخری ایام میں

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری وصیتیں فرمائیں:

(الف) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (ب) وراثت کی تقسیم کے بارے میں

(ج) سود کی حرمت کے بارے میں (د) زکوٰۃ ادا کرنے کے بارے میں

(iii) وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کون سا عمل انجام دیا؟

(الف) تمام غلام آزاد کر دیے (ب) وراثت تقسیم کر دی (ج) عمرہ ادا کیا (د) نماز کی امامت کی

Web Version of PCTB Textbook

(iv) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کس بات پر تبسم کیا؟

(الف) جنت کی بشارت پر (ب) وصال کے بعد سب سے پہلے ملاقات کا سن کر

(ج) تسبیح فاطمہ عطا ہونے پر (د) جگر کا ٹکڑا اقرار دینے پر

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:

(الف) سہ پہر کے وقت (ب) چاشت کے وقت

(ج) عشا کے وقت (د) مغرب کے بعد

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری لمحات میں کیا وصیت فرمائی؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

(iv) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ جنازہ کس طرح ادا کی؟

(v) وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک پر کون سے کلمات تھے؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) وصال نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیتوں کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام کی ہدایات (نماز، طہارت، خواتین کے حقوق، ماتحت افراد سے حسن سلوک وغیرہ) کی فہرست بنائیں اور موجودہ دور میں ان کی اہمیت کے متعلق کمرا جماعت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- وصال نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے بارے میں طلبہ کو تفصیل سے آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ب) اُسوہ رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور ہماری زندگی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بطورسرچشمہ ہدایت

(1) صلہ رحمی

حاصلاتِ تعلُّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اسوۂ نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) سے صلہ رحمی کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت میں اہلِ بیت اطہار وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو صلہ رحمی کی ترغیب وتلقین کے واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔
- عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے حوالے سے صلہ رحمی کی اہمیت جان سکیں۔
- سیرتِ طیبہ سے صلہ رحمی کی مختلف صورتوں (مالی وبدنی) کے متعلق آگاہ ہوسکیں۔
- معاشرتی زندگی میں صلہ رحمی کے فوائد اور قطع رحمی کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- صلہ رحمی جیسی صفت کو اپنا کر قرابت داری کے حقوق ادا کرسکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صلہ رحمی کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں شامل کرسکیں۔
- صلہ رحمی جیسی صفت کو روزمرّہ زندگی میں اپنا کر خاندانی زندگی کے استحکام کا باعث بن سکیں۔

Web Version of PCTB textbook

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ وخیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والے قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو غریب رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّين صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے

دیں، چناں چہ انھوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جو آپ سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اس کے ساتھ تعلقات کو جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اس سے تعلق قائم رکھنا کوئی مشکل کام نہیں، مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے:

میرے ربّ نے مجھے نو(9) باتوں کا حکم دیا ہے۔ مخفی اور علانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں اور دونوں حالتوں میں اعتدال پر قائم رہوں، جو مجھ سے تعلق توڑے میں اس سے تعلق جوڑوں اور جو مجھے نہ دے میں اسے عطا کروں، جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں۔ میری خاموشی فکر پر مبنی ہو، میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو اور میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول:9317)

Web Version of PCTB Textbook

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے صلہ رحمی اختیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (صحیح مسلم: 6524)

قطع تعلقی کرنا رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے تو ایک نوجوان اس مجلس سے اٹھا۔ اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔ (شعب الایمان:7590)

ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں، وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے اس کی بات سن کر فرمایا: اگر بات ایسے ہی ہے جیسے تم نے کہی تو تم ان کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے مقابلہ میں تمھارا ایک مددگار رہے گا۔
(صحیح مسلم: 6525)

ایک شخص نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن نسائی:3788)

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔ معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ جبکہ قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) صلہ رحمی سے مراد ہے:

(الف) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا (ب) کثرت سے صدقات و خیرات کرنا
(ج) فضول خرچی سے بچنا (د) تکالیف کو برداشت کرنا

(ii) عمر اور رزق میں اضافہ و برکت کے لیے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حکم دیا:

(الف) صلہ رحمی کا (ب) کفایت شعاری کا
(ج) صبر و تحمل کا (د) میانہ روی کا

(iii) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:

(الف) کفایت شعاری (ب) میانہ روی
(ج) صلہ رحمی (د) قطع رحمی

(iv) حدیثِ مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:

(الف) کبھی کسی سے نہ جھگڑے (ب) ہمیشہ ادب سے بات کرے
(ج) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے (د) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

(v) اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:

(الف) سختی کرنی چاہیے (ب) بحث کرنی چاہیے
(ج) تعلق جوڑنا چاہیے (د) تعلق توڑنا چاہیے

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ii) صلہ رحمی کے حوالے سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔

(iii) صلہ رحمی کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) صلہ رحمی کے دو فائدے بیان کریں۔

(v) قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ صلہ رحمی کی مختلف صورتوں پر مذاکرہ کریں۔
- موجودہ دور میں بکھرتے ہوئے خاندانی نظام کے استحکام کے لیے خاندان کے افراد (ماں، باپ، اولاد، بہن اور بھائی وغیرہ) کی ذمے داریوں پر گفت گو کریں۔

برائے اساتذہ کرام

- کتبِ سیرت سے صلہ رحمی کے مزید واقعات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ب) اُسوہ رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ) اور ہماری زندگی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ بطور سرچشمہ ہدایت

(2) خواتین کے ساتھ حُسنِ سلوک

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اسوہ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ میں خواتین کے احترام کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی رشتہ دار خواتین اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے ساتھ حسن سلوک کے واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام اور حسن سلوک کی اہمیت کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کو اپنا کر ان کے حقوق ادا کرنے والے بن سکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں خواتین کے بارے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے حسن سلوک کی پیروی کر سکیں۔
- خواتین کا احترام کرنے والے بن کر روحانی تزکیہ اور معاشرتی اصلاح کا باعث بن سکیں۔

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم وستم کا شکار بنایا گیا۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسنِ سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (سورۃ النّساء: 19) ترجمہ: اور ان کے ساتھ حُسنِ سلوک کا برتاؤ کرو۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت اجاگر ہوتی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔ (جامع ترمذی: 3895)

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔ (صحیح مسلم: 6695)

Web Version of PCTB Textbook

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (سنن ابی داؤد، 5146)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عورت کو وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام و مرتبہ سب پر واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انھیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیوں کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (سنن نسائی: 3106)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی بخشی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرۂ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہدِ نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

ایک مرتبہ خواتین نے حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر رش لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر مختصر لباس پہننے سے گریز کریں اور ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(الف) ماں (ب) بیٹی (ج) بہن (د) بیوی

Web Version of PCTB Textbook

(ii) کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے قریب ہوگا؟

(الف) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (ب) صدقہ و خیرات کرنے والا

(ج) مسلسل روزے رکھنے والا (د) دوسروں کو معاف کرنے والا

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے:

(الف) کھڑے ہو جاتے تھے (ب) پھول بچھایا کرتے تھے

(ج) اہلِ خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (د) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(الف) عورتوں کے ساتھ (ب) طلبہ کے ساتھ

(ج) تاجروں کے ساتھ (د) عمال کے ساتھ

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے:

(الف) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (ب) اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو بھیجا

(ج) خواتین کا ایک وفد بھیجا (د) جانور قربان کیے

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) اسلام کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خواتین کی تربیت کے لیے کیا اقدام کیا؟

(iii) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسنِ سلوک کرتے تھے؟

(iv) دو بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(v) ہمیں خواتین کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- خواتین کے احترام، حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر مذاکرہ کریں۔
- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلام میں خواتین کو دیے جانے والے حقوق کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو تزکیہ نفس کے لیے بدنظری سے بچنے کی تلقین کریں۔
- طلبہ کو خواتین کے احترام کی ترغیب دیں۔

Web Version of PCTB Textbook

(ب) اُسوہ رسول (خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم) اور ہماری زندگی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم بطورسرچشمہ ہدایت

(3) اندازِ تربیت

حاصلاتِ تعلّم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی حیاتِ طیبہ سے اندازِ تربیت کی مثالیں جان سکیں۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تربیت کے واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔
- تربیت کے مختلف طریقوں کو سمجھ کرانھیں اپنا سکیں۔
- اُسوہ حسنہ کی روشنی میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اندازِ تربیت کو سمجھ کر اسے اپنی عملی زندگی میں شامل کرسکیں۔
- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اندازِ تربیت کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرتی اصلاح وتربیت کا باعث بن سکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

انبیاء کرام علیھم السّلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریقِ احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اندازِ تربیت میں یہ بات بنیادی نکتے کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا، اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم جب کسی کی تربیت فرمارہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظِ خاطر رکھتے۔ بے محل بات نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرمادیتے تھے۔

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کردیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہوگئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہوسکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:4788)

یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ان کو نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اشارے سے بات کی تا کہ ان کی دل آزاری نہ

ہو۔آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو نصیحت کے وقت آنکھوں میں محبت و شفقت کی چمک ہوتی اور چہرے پر سختی کے بجائے نرمی کا انداز جھلکتا تھا۔

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہِ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تا کہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ: ایک دیہاتی مسجد نبوی (خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا: یہ مسجد ایسی جگہ ہے کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔(سنن ابن ماجہ:529)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے، وہ کہتے ہیں: میں دس برس تک حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا: کہ، یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟(صحیح مسلم:2309)

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جوامِعُ الْکَلِم کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری:6167) اس سوال کے ذریعے سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتسابِ نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسبِ حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ

Web Version of PCTB Textbook

خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے۔ ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیرِ تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکامِ اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کہ اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری:1395)

آج بھی ہم اگر سیرتِ طیبہ کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنالیں تو اس سے ان شاء اللہ ایک صالح اور خوش گوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے زیرِ سایہ پوری انسانیت کو امن وسکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ کے اندازِ تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

مشق

☆ درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دس سال تک خدمت کی:

(الف) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(ب) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ج) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(د) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:

(الف) مصر　(ب) یمن　(ج) شام　(د) طائف

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:

(الف) تمھارا نام کیا ہے؟　(ب) تم نے کیا تیاری کی ہے؟

(ج) تم کس شہر سے ہو؟　(د) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شفقت سے ہاتھ چومے:

(الف) پتھر توڑنے والے کے　(ب) صلہ رحمی کرنے والے کے

(ج) معاف کرنے والے کے　(د) سخاوت کرنے والے کے

Web Version of PCTB Textbook

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:

(الف) تدریج کا (ب) وعظ ونصیحت کا (ج) تحریر وتقریر کا (د) ذاتی دل چسپی کا

☆ مختصر جواب دیں۔

(i) انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا تھے؟

(iii) کسی کی غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت کیا ہوتا؟

(iv) مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں کن کے لیے راہ نما اصول ہیں؟

☆ تفصیلی جواب دیں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کی خوبیوں پر مذاکرہ کریں۔
- مثالی تربیت کے اہم عناصر مثلاً خیر خواہی، شفقت ومحبت اور احترام باہمی سے متعلق مذاکرہ کروایا جائے۔

برائے اساتذہ کرام

- اساتذہ کرام اسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مطابق اندازِ تربیت اختیار کریں۔

Web Version of PCTB Textbook